وقف ترمیمی بل ۲۰۲۴
ادارے کی سالمیت اور تحفظ کے لئے چیلنج

عادل حسین وگے
ریسرچ اسکالر، اسلامک یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، اونتی پورہ، کشمیر
Ibnahad4765@gmail.com

وقف ایک خیراتی ادارہ ہے جس میں واقف (وقف کرنے والا) اصل اثاثے کو محفوظ رکھتے ہوئے مجوزہ مستفیدین کو مسلسل فوائد فراہم کرنے کے لئے جائیداد ہمیشہ کے لئے مختص کرتا ہے۔اس جائیداد سے حاصل ہونے والی آمدنی کو صرف نامزد مستفید افراد میں تقسیم کیا جاتا ہے[۱] یا اسلامی قانون کے مطابق فلاحی کاموں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے[۲]۔وقف کے درست ہونے کے لیے ضروری ہے کہ اسکی تین اہم خصوصیات ہوں:[۳]

۱۔ مستقل یعنی وقف کے مستقل وجود کو یقینی بنانا۔

۲۔ ناقابل تنسیخ یعنی موقوفہ جائداد کا واقف کی طرف سے تبدیلی یا واپسی کو روکنا۔

۳۔ لاتعلقی یعنی واقف یا متولّی کا متعلقہ جائداد کو فروخت یا منتقلی کی ممانعت کرنا۔

اسکے علاوہ وقف کی ساخت میں چار ضروری اجزاء شامل ہیں، جن کی غیر موجودگی میں وقف کا قیام ممکن نہیں[۴]:

---

[۱] Minlib Dallh, "Accumulate but Distribute: Islamic Emphasis on the Establishment of Waqf", *Religion and Development*, 2, 2023, pp.21-40.

[۲] H.K. Janbaz, *Law Relating to Auqaf in India,* Universal Law Publishing, 2017, p.42.

[۳] Muhammad Zubair Abbasi, "The Classical Islamic Law of Waqf: A Concise Introduction", *Arab Law Quarterly*, 26(2), 2012, pp. 121-153. See also Janbaz, H.K. (2017), *Law Relating to Auqaf in India*. India:Universal Law Publishing, pp.8-10.

[۴] Mohammad Abdullah, "Reflection of Maqāsid al-Sharī'ah in the classical Fiqh al-Awqāf", *Islamic Economic Studies*, 27(2), 2020, pp. 79-90.

۱۔ واقف یعنی وقف کرنے والا۔

۲۔ موقوف علیہ یعنی وقف سے استفادہ حاصل کرنے والے۔

۳۔ متولی یعنی جو واقف کی ہدایت کے مطابق وقف کا انتظام چلاتا ہے۔

۴۔ متعینہ جائیداد جو وقف کی جاتی ہے۔

کسی بھی جائیداد کو وقف کرنے کے لئے ضروری ہے کہ یہ جائیداد واقف کی ملکیت میں ہو۔ کسی فرد کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ ایسی جائیداد کو وقف کرے جو اس کی ملکیت نہ ہو۔ یہ شرط اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ واقف کو وقف کرتے وقت متعلقہ جائیداد پر مکمل قانونی اختیار حاصل ہو۔ صرف اس طرح سے وقف کے جواز اور قانونی حیثیت کی تصدیق ہوتی ہے[۵]۔

ہندوستان میں وقف املاک کی ایک بڑی تعداد موجود ہے، جس سے یہ ملک میں مسلح افواج اور ہندوستانی ریلوے کے بعد تیسرا سب سے بڑا زمین دار ادارہ ہے۔ ہندوستان دنیا بھر میں وقف اثاثوں کی سب سے زیادہ تعداد بھی رکھتا ہے، یہاں تک کہ مسلم اکثریتی ممالک کو بھی پیچھے چھوڑ دیتا ہے جو وسیع پیمانے پر وقف املاک کے مؤثر نظم ونسق اور انتظام کی ضرورت کو اجاگر کرتی ہے تاکہ سماجی واقتصادی ترقی میں ان کے زیادہ سے زیادہ استعمال اور شراکت کو یقینی بنایا جاسکے[۶]۔

ہندوستان میں وقف قواعد وضوابط کا سفر انیسویں صدی کے اوائل میں شروع ہوتا ہے جب انگریزوں نے بنگال کوڈ ۱۸۱۰ کے ریگولیشن کا آغاز کیا[۷]۔ ان قواعد وضوابط کے تحت وقف کو منظم کرنے کی یہ پہلی کوشش تھی[۸]۔ اس ابتدائی کوشش کے بعد یہ سلسلہ مدراس کوڈ ۱۸۱۷ کے

---

[۵] Shami,I.A. *Fatawa Shāmī*, vol,8, Lahore: Zia ul Quran publications, 2017, p.63.

[۶] Wagay.A.H., "The Economic Value of Waqf Assets in India: A Study of the Sachar Committee's Report",*Urban India*, 44(2), 2024, pp.85-89.

[۷] *Bengal Regulation XIX of 1810*. Accessed on 12 March,2024. http://bdlaws.minlaw.gov.bd/act-1316.html#:~:text=A%20Regulation%20for%20the%20due,of%20nazul%20property%20or%20escheats.

[۸] *The Regulation VII of 1817 of the Madras Code* .Accessed on 12 March, 2024. https://www.indiacode.nic.in/show-data?actid=AC_CEN_3_20_00032_186320_1523267123192&orderno=23

ریگولیشن نگرانی ۱۸۳۹ تک جاری رہا، جب عیسائی مشنریوں نے احتجاج کیا کہ یہ عیسائی حکومت کی ذمہ داری نہیں ہے جو مسلمانوں کے خیراتی عطیات کی نگرانی اور ان کی دیکھ بھال کا انتظام کرے۔ چنانچہ انگریزوں نے ہندوستان میں وقف املاک کی نگرانی روک دی[۹]۔ تاہم انگریزوں کی ان دو ابتدائی کوششوں نے مسلمانوں کے وضع کردہ اوقاف کے انتظام کو درہم برہم کر دیا کیونکہ انگریزوں نے قاضی کے ادارے کو ختم کر دیا تھا[۱۰]۔ مزید برآں انگریزوں نے مسلمانوں کی مزاحمت کو دبانے کے لئے ۱۸۶۳ میں لینڈرز پیشن ایکٹ منظور کیا، جس کے نتیجے میں وقف زمینوں پر ٹیکس عائد کرنے سے اوقاف کو شدید دھچکا لگا[۱۱]۔ ان ابتدائی قواعد وضوابط کے بعد ہندوستان میں اور بھی وقف قواعد وضوابط بنے جس کا آغاز ۱۹۱۳ کے مسلمان وقف ویلیڈیٹنگ ایکٹ کے تعارف کے ساتھ ہوا۔ اس کے بعد ۱۹۲۳ اور ۱۹۳۰ کے ایکٹ بنے[۱۲]۔ تاہم ان تمام قوانین کے باوجود انگریز ہندوستان میں اوقاف کو منظم کرنے میں کامیاب نہیں ہوئے حالانکہ ان کا بنیادی مقصد مسلمانوں کو ۱۸۵۷ کی بغاوت میں مرکزی کردار ادا کرنے کے لئے سزا دینا تھا[۱۳]۔

آزادی کے بعد ہندوستان میں وقف کے غیر تسلی بخش حالات کو دور کرنے کی کوشش کی گئی اور بالآخر وقف ایکٹ ۱۹۵۴ کو ہندوستانی پارلیمنٹ نے منظور کیا[۱۴]۔ یہ ایکٹ وقف کے بارے میں آزاد ہندوستان کا پہلا قانون ہے، جس میں کئی بار ترمیم کی گئی ہے جس میں ۱۹۵۹، ۱۹۶۴ اور ۱۹۶۹ شامل

---

(۹) Kader.S.A.(2008), *The Law of Waqfs: An Analytical and Critical Study*, Kolkata: Eastern Law House, pp.6-7.

(۱۰) Hussain, M .(2021). Muslim Endowments, Waqf Law and Judicial Response in India, London: Routledge, p.XII.

(۱۱) *Sachar Committee report, 2006*, p.218--https:// www. minorityaffairs. gov.in/sites/default/files/sachar_comm.pdf (accessed 15 April, 2024)

(۱۲) Hussain, M., *op. cit.*, p. XV.

(۱۳) Faizi, A.A.A.(n.d.). *Waqf Record Management In India*, Centre For Rural Studies Lal Bahadur Shastri National Academy O Administration Mussoorie, pp.25-29.

(۱۴) *Waqf Act 1954* -- accessed on 12 March, 2024. http://www.keralastateWaqfboard.in/forms/act1954.pdf

ہیں۔ ۱۹۸۴ میں وقف بورڈوں کا کام تسلی بخش نہ ہونے کی وجہ سے جامع ترامیم کی گئیں۔ اس کے علاوہ وقف بورڈوں کی مالی حالت بھی خراب ہوئی تو مرکزی سرکار نے بنیادی طور پر وقف انکوائری کمیٹی کی سفارشات پر مشتمل ترامیم کی شکل میں ضروری اقدامات اٹھائے۔ اس کی بعد ۱۹۹۵ میں ہندوستانی مرکزی مقننہ نے وقف ایکٹ ۱۹۹۵ کو منظور کیا جس میں ۱۹۸۴ کے ترمیمی ایکٹ کی مختلف ترامیم شامل تھیں (۱۵)۔

سنہ ۱۹۹۵ کا وقف ایکٹ ہندوستان میں وقف کو چلانے والا سب سے اہم قانون ہے جس کے بعد اس ایکٹ میں ۲۰۱۳ میں ترمیمات کی گئیں (۱۶)۔ آزادی سے لے کر ۲۰۱۳ کے ترمیمی قانون کے نفاذ تک حکومت ہند کے اقدامات کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ وقف کے انتظام کو ہموار کرنے اور اس کے انتظام کو بہتر بنانے کے لئے کوشش کی گئی ہے۔

وقف ترمیمی بل ۲۰۲۴ کا جائزہ لینے سے ایک مختلف سمت کی نشاندہی ہوتی ہے۔ مجوزہ ترامیم ہندوستان میں وقف ادارے کے بنیادی اصولوں کو کمزور کرتی نظر آتی ہیں، جس سے ممکنہ طور پر وقف املاک پر مزید تجاوزات میں مدد ملے گی اور بدانتظامی اور اثاثوں کے غلط استعمال کے مسائل میں اضافہ ہوگا۔ مندرجہ ذیل نکات اس بل کے ذریعے وقف کو کمزور کرنے کے حکومت کے ارادوں کو واضح کرتی ہیں:

- وقف ترمیمی بل ۲۰۲۴ وقف املاک کے انتظام اور ریگولیشن کو نمایاں طور پر تبدیل کرتا ہے، جس سے اس ادارے کی سالمیت اور تحفظ کے لئے چیلنج پیدا ہوتا ہے۔ اس بل میں وقف املاک کے سروے کا اختیار سروے کمشنر سے لے کر کلکٹر کو تفویض کیا گیا ہے جس سے بورڈ کے اختیارات چھین لئے گئے ہیں (۱۷)۔ مزید برآں، بل میں کہا گیا ہے کہ صرف وہ افراد جو کم از کم پانچ سال تک مسلمان رہے ہوں، وقف تشکیل کر سکتے ہیں۔ یہ

(۱۵) Kader.S.A. *op. cit.*, pp.11-12.

(۱۶) Kader.S.A. *op.cit.*, p.12.

(۱۷) Waqf Amendment Bill, 2024, Section 5 (*b*) https://prsindia.org/files/bills_acts/bills_parliament/2024/Waqf_(Amendment)_Bill_2024.pdf

تجویز ایک پابندی عائد کرتی ہے[۱۸]۔ معارف کے ذریعہ وقف کی اجازت دینے والی شق کو، جو پرنسپل ایکٹ میں موجود تھی، مکمل طور پر ختم کر دیا گیا ہے[۱۹]۔ اس بل کے نافذ ہونے سے پہلے یا بعد میں وقف املاک کے طور پر شناخت یا اعلان کردہ کسی بھی سرکاری جائیداد کو اب وقف املاک کے طور پر تسلیم نہیں کیا جائے گا۔ جائیداد سرکاری ملکیت میں ہے یا نہیں، اس معاملے کو جانچ کے لئے مقامی کلکٹر کے پاس بھیجا جائے گا۔ جب تک کلکٹر رپورٹ پیش نہیں کرتا ہے اس وقت تک جائیداد کو وقف املاک کے طور پر نہیں سمجھا جائے گا۔ اگر کلکٹر اس بات کا تعین کرتا ہے کہ جائیداد سرکاری ملکیت ہے تو اس صورت میں ریوینیو ریکارڈ میں ضروری اصلاح کی جائے گی اور ریاستی حکومت وقف بورڈ کو اس کے مطابق اپنے ریکارڈ کو درست کرنے کی ہدایت دے گی[۲۰]۔

- بل میں اس سابقہ دفعہ کو بھی خارج کر دیا گیا ہے جو چیف ایگزیکٹو آفیسر کو وقف رقم یا جائیداد کے غلط استعمال یا دھوکہ دہی یا وقف فنڈز سے غیر مجاز یا نامناسب اخراجات کرنے کے قصوروار پائے جانے والے متولیوں یا کسی بھی افسر کے خلاف کاروائی کرنے کا اختیار دیتا تھا۔ اس سے پہلے چیف ایگزیکٹو آفیسر کو ملزم کو یہ وضاحت کرنے کا معقول موقع دینے کی ضرورت تھی کی بازیابی کا حکم کیوں نہیں دینا چاہیے۔ وضاحت پر غور کرنے کے بعد چیف ایگزیکٹو آفیسر جائیداد کے غلط استعمال کی رقم یا نامناسب اخراجات کا تعین کرے گا اور پھر اس شخص کو مقررہ رقم واپس کرنے اور مقررہ وقت کے اندر جائیداد کو وقف کو بحال کرنے کا حکم دے گا[۲۱]۔
- اس بل میں وقف املاک سے متعلق جرائم کو غیر قابل شناخت اور قابل ضمانت قرار

---

[۱۸] Section 3 (*ix*)

[۱۹] Section 3 (*ix*) *b*

[۲۰] Section 20

[۲۱] Section 17 (*b*)

دیتے ہوئے قانونی فریم ورک میں مزید ترمیم کی گئی ہے[۲۲]۔ یہ متولیوں کو وقف املاک کا قبضہ دینے کے بورڈ یا ٹریبونل کے احکامات سے انکار کرنے اور بورڈ کی ہدایات کو نظر انداز کرنے کی بھی اجازت دیتا ہے[۲۳]۔ اس کے علاوہ وقف کے مناسب انتظام کے لئے ایک اسکیم تیار کرنے کا بورڈ کا اختیار اب متولیوں کو پابند نہیں کرے گا[۲۴]۔ اس سے پہلے اگر وقف بورڈ کو سماعت کا موقع دیے بغیر حصول اراضی قانون ۱۸۹۴ کی دفعہ ۳۱ یا ۳۲ یا اسی طرح کے قوانین کے تحت کوئی حکم دیا جاتا تھا تو اس حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا تھا اگر بورڈ اس اتھارٹی کے پاس درخواست دیتا تھا جس نے اس کے بارے میں جانکاری حاصل کرنے کے ایک ماہ کے اندر حکم جاری کیا تھا۔ مجوزہ ترمیم میں اب کہا گیا ہے کہ اس طرح کے حکم کو روک دیا جائے گا[۲۵]۔ دوسرے لفظوں میں بورڈ کے اختیارات بہت کم کر دیے گئے ہیں۔

- اس کے علاوہ اس بل میں غیر مسلموں کے ذریعے وقف کی تشکیل کی شق کو خارج کر دیا گیا ہے[۲۶]۔ پرنسپل ایکٹ کی اس شق کو بھی خارج کر دیا گیا ہے جو متروکہ وقف املاک پر لاگو ہوتا ہے جو متروکہ وقف املاک بننے سے پہلے وقف کا حصہ تھے[۲۷]۔ آخر میں بل پرنسپل ایکٹ کے اس حصے کو منسوخ کرتا ہے جو اس وقت نافذ العمل کسی بھی دوسرے متضاد قوانین یا قانونی آلات پر اس کی ترجیح کو یقینی بناتا تھا[۲۸]۔

ہندوستان میں وقف اثاثوں کی سب سے زیادہ تعداد ہے، جو مسلمانوں کی معاشرتی ترقی کے

---

[۲۲] Section 26 (*b*)

[۲۳] Section 28 (*e*)

[۲۴] Section 32 (*a*)

[۲۵] Section 37 (*c*) *ii*

[۲۶] Section 40

[۲۷] Section 41

[۲۸] Section 41

لئے کافی اہمیت رکھتے ہیں۔ تاہم یہ اثاثے بدانتظامی اور بدعنوانی کا شکار ہیں۔ ان وسیع وقف اثاثوں سے حاصل ہونے والے فوائد کو بہتر بنانے کے لئے حکومت ہند سے توقع کی جارہی تھی کہ وہ وقف ایکٹ 1995 کو مزید مضبوط بنائے گی۔ بدقسمتی سے موجودہ حکومتی اقدامات وقف نظام کو مزید کمزور کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ ہندوستان میں وقف انتظامیہ کو ہموار کرنے کے لئے جوائنٹ پارلیامانی کمیٹی سچر کمیٹی رپورٹ اور محمود الرحمن کمیٹی کی رپورٹ کی سفارشات پر عمل کرنا ضروری ہے۔ ان سفارشات کو نافذ کرنے سے وقف اثاثوں کے انتظام، شفافیت اور افادیت میں اضافہ ہو سکتا ہے جس سے ان کے سماجی و اقتصادی اثرات کو مزید بڑھایا جاسکتا ہے۔

وقف ایکٹ ۱۹۹۵ اور وقف ترمیمی بل ۲۰۲۴ ہندوستان میں وقف املاک کے انتظام اور ریگولیشن کے لئے دو بالکل مختلف طریقوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ۱۹۹۵ کے ایکٹ کا مقصد وقف املاک کی شفافیت، تحفظ اور مناسب استعمال کو یقینی بنانے کے لئے وقف کے انتظام کو مستحکم، ہموار اور بہتر بنانا تھا۔ اس کے برعکس ۲۰۲۴ کے ترمیمی بل میں ایسی تبدیلیاں متعارف کرائی گئی ہیں جو وقف ادارے کی سالمیت اور تحفظ کو نمایاں طور پر چیلنج کرتی ہے جس سے وقف اثاثوں کے ممکنہ قبضے اور ختم ہونے کے بارے میں خدشات پیدا ہوتے ہیں۔ یہ تبدیلیاں قانون سازی کے ارادے میں تبدیلی کی عکاسی کرتی ہیں۔ تحفظ اور اضافے پر توجہ مرکوز کرنے سے ہٹ کر یہ مجوزہ قانون ایک ایسی تبدیلی کی طرف بڑھتا قدم ہے جس سے ہندوستان میں وقف کے مسلسل وجود اور مؤثر انتظام کو کافی خطرات لاحق ہیں۔